سلسلہ اصلاحی بیانات ۳۲

سورۂ ملک

عذابِ قبر سے بچانے والی ہے

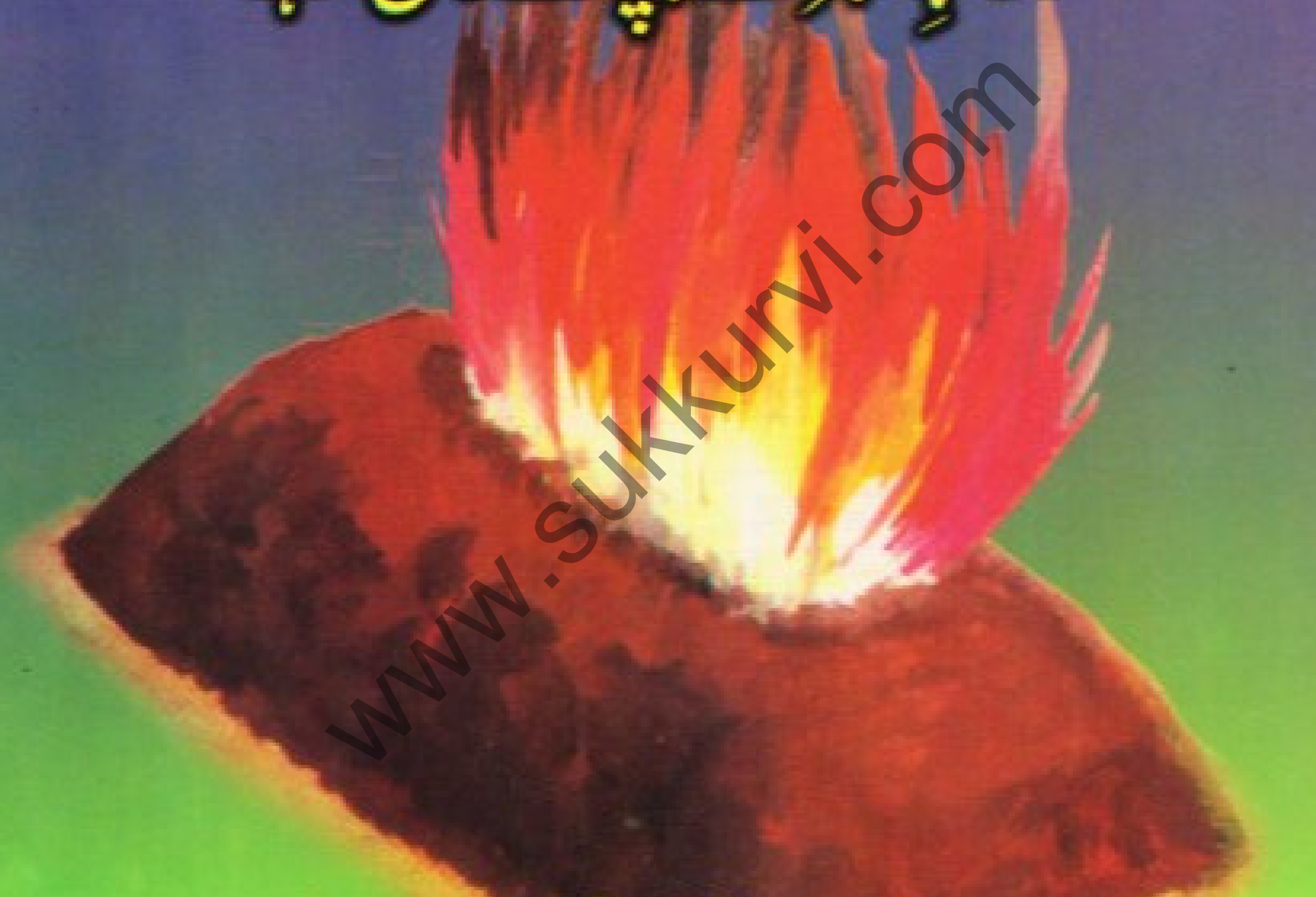

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

www.sukkurvi.com

سورۂ ملک

عذابِ قبر سے بچانے والی ہے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب

محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

www.sukkurvi.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خطاب — حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب — محمد عبداللہ میمن صاحب

تاریخ — ستمبر ۲۰۰۵ء

مقام — جامع مسجد بیت المکرم، گلشن اقبال، کراچی

باہتمام — ولی اللہ میمن صاحب

ناشر — میمن اسلامک پبلشرز

قیمت — روپے

ملنے کے پتے

- میمن اسلامک پبلشرز، ۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴
- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی ۱۴
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- اقبال بک سینٹر صدر کراچی

www.sukkurvi.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۶	☆ تمہید
۶	☆ فضیلت بیان کرنے کا مقصد
۷	☆ مستحبات کی پابندی بھی مطلوب ہے
۷	☆ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا
۸	☆ سورۂ ملک کی خاص فضیلت
۸	☆ عذاب قبر کا ایک واقعہ
۱۱	☆ عذاب قبر سے پناہ مانگو
۱۱	☆ عذاب قبر نظر آنا ضروری نہیں
۱۱	☆ عذاب وثواب روح کو ہوتا ہے
۱۲	☆ گناہوں سے بچنا عذاب قبر سے بچنے کا ذریعہ ہے
۱۲	☆ عذاب قبر کا ایک اور واقعہ
۱۵	☆ صرف اعمال قبر میں انسان کے ساتھ جاتے ہیں
۱۵	☆ مال بے وفا چیز ہے

www.sukkurvi.com

☆ اہل وعیال بھی مرنے کے بعد کام نہیں آتے	۱۶
☆ نیک آدمی کو لوگ ثواب پہنچاتے ہیں	۱۷
☆ گھر والے بھی مرنے کے بعد تعلق ختم کردیتے ہیں	۱۷
☆ مرنے والے! عبرت حاصل کر	۱۸
☆ دوست احباب بھی مرنے کے بعد کام نہیں آتے	۱۸
☆ خلاصہ	۱۹
☆ سورۂ "تبارک الذی" عذاب قبر کو دور کرتی ہے	۲۰
☆ سورۂ ملک زبانی یاد کریں	۲۱
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش	۲۲
☆ یہ سورت عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے	۲۲
☆ عذاب قبر دور ہونے کا واقعہ	۲۳
☆ سورۂ ملک پڑھنے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بھی کرے	۲۳
☆ نجات کا راستہ	۲۵
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	۲۶
☆ بخشش کا ذریعہ	۲۷
☆ عذاب قبر سے بچانے والی	۲۹
☆ سورۂ ملک کا ثواب	۳۱

www.sukkurvi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سورہ ملک عذابِ قبر سے بچانے والی ہے

www.sukkurvi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً۔

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ہ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ہ وَھُوَالْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ہ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ۔

تمہید

میرے قابلِ احترام بزرگو اور دوستو! گذشتہ منگل کو سورۂ یٰسین کی فضیلت تفصیل سے عرض کردی تھی۔ آج ایک دوسری سورۃ جو سورۂ یٰسین سے چھوٹی ہے، اور دو رکوع پر مشتمل ہے جسے سورۃ الملک کہتے ہیں، آج اس کی فضیلت عرض کرنے کا ارادہ ہے۔

فضیلت بیان کرنے کا مقصد

اس کی فضیلت بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی فضیلت سننے کے بعد ہم مرتے دم تک اس کے عامل بن جائیں اور اس سورۃ کو زندگی کے معمولات میں شامل کرلیں اور سونے سے پہلے ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ لیا کریں، سونے سے پہلے پڑھنا بہتر ہے، البتہ مغرب کے بعد اور عشاء کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں، اگر سوتے وقت پڑھنے میں نیند آنے کا خطرہ ہو تو اس خطرہ سے بچنا ضروری ہے، تاکہ معمول کا ناغہ نہ ہو اور اس ناغہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لیٹ کر پڑھنے میں نیند آجاتی ہو تو بیٹھ کر پڑھ لیں اور اگر بیٹھ کر پڑھنے میں نیند آتی ہو تو کھڑے ہو کر پڑھ لیں اور اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں نیند آتی ہو تو ٹہل ٹہل کر پڑھ لیں لیکن ناغہ نہ کریں، جب آدمی کے دل میں کسی معمول کی اہمیت بیٹھ جاتی ہے اور اس کی قدر دل میں جم جاتی ہے تو پھر اس معمول کا ناغہ نہیں ہوتا اور جس معمول کی دل میں اہمیت اور قدر نہیں ہوتی، عام طور پر اس معمول کو پورا کرنے میں غفلت اور لاپرواہی ہوتی ہے۔

www.sukkurvi.com

مستحبات کی پابندی بھی مطلوب ہے

یادرکھنا چاہئے کہ چاہے سورۂ یٰسین ہو یا سورۂ ملک، اگرچہ ان کا پڑھنا نفل کے درجے میں ہے اور زیادہ سے زیادہ مستحب ہے، لیکن ان کے فضائل اور فوائد اتنے ہیں کہ ان فضائل اور فوائد کے پیشِ نظر آدمی ان کی پابندی کرے اور بلا عذر ان کو نہ چھوڑے، جس طرح فرائض وواجبات کی ادائیگی پابندی کے ساتھ مطلوب ہے، اسی طرح سنن ومستحبات کی پابندی سے ادائیگی بھی مطلوب ہے، بلکہ جتنے مستحبات اور نوافل ہیں، ان کو اگر کسی عذر کی وجہ سے چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں، لیکن یہ سمجھ کر نہیں چھوڑنا چاہئے کہ یہ کام تو نفلی ہے، مستحب ہے، ہم نہیں کریں گے تو کیا ہوگا، یہ سوچ بہت مہلک ہے اور اپنے آپ کو محروم کرنے والی سوچ ہے، جس شخص کے ذہن میں یہ سوچ اور فکر ہوگی، وہ فرائض وواجبات بھی مکمل طور پر ادا نہیں کرسکتا، اس کے فرائض وواجبات بھی ناقص اور نامکمل ہوں گے، سنن ومستحبات کا مکمل ہونا تو دور کی بات ہے، اس کا انجام یہ ہوگا کہ اس کے سارے ہی اعمال خراب، ناقص اور ناتمام ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضا

اللہ جل شانہ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ خواہ وہ کسی حکم کو فرض کا درجہ دیدیں، یا واجب کا یا سنت کا یا نفل کا درجہ دیدیں، بندہ کا کام بس اس کا حکم بجالانا ہے، یہ تو ان کی رحمت ہے کہ انہوں نے یہ درجات مقرر فرمادیئے جس کے نتیجے میں ہمارے لئے سہولت ہوگئی اور آسانی ہوگئی، اگر سارے ہی حکم فرض ہوتے تو

www.sukurvi.com

ہمارے لئے کتنی مشکل ہو جاتی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو احکام فرض و واجب نہیں، ان کو بالکل ہی چھوڑ دیا جائے، بلکہ حسب استطاعت قدر دانی کے ساتھ ان پر عمل کرتے رہنا چاہئے اور ان کو اپنے معمولات میں داخل کرنا چاہئے۔

سورۂ ملک کی خاص فضیلت

بہر حال! اس سورۂ ملک کے بارے میں احادیث میں ایک خاص بات یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ سورۃ عذاب قبر سے بچانے والی ہے، یہ اس سورۃ کی بہت بڑی فضیلت ہے، اس لئے کہ قبر کا عذاب برحق ہے اور قبر کا ثواب برحق ہے، اور قبر کے عذاب اور ثواب کے اتنے بے شمار واقعات پیش آچکے ہیں کہ اس کے بعد عذاب قبر کا انکار خلاف عقل ہے، جیسے یہ بات خلاف عقل ہے کہ دن میں سورج نہیں نکلتا یا چودھویں رات کو چاند نہیں ہوتا، کوئی آدمی اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے، اسی طرح قبر کا عذاب بھی برحق ہے اور قبر کا ثواب بھی برحق ہے، اگر کوئی شخص قبر کے عذاب یا ثواب کو نہیں مانتا تو ایسا شخص کافر ہے اور جب قبر کا عذاب اور ثواب برحق ہے تو جو چیز بھی عذاب قبر سے بچنے کا ذریعہ بنے، وہ ہمارے لئے نہایت مفید ہے۔

عذاب قبر کا ایک واقعہ

عذاب قبر کا ایک واقعہ اس وقت میرے ذہن میں آرہا ہے، وہ سنا دیتا ہوں، یہ بغداد کا واقعہ ہے، بغداد میں ایک لوہار تھا، اس کا یہ کام تھا کہ وہ پرانا لوہا خریدتا اور اس کو بھٹی میں ڈال کر نرم کرتا، پھر اس کے ذریعہ کیل، کانٹے، چھری، چاقو،

www.sukkurvi.com

درانتیاں اور مختلف اوزار بنا کر بیچتا تھا، اس نے یہ واقعہ سنایا جو کتابوں میں درج ہے کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک شخص لوہے کی بڑی بڑی کیلیں لے کر آیا اور اس کو لاکر مجھے فروخت کردیں، میں نے خرید لیں اور اس کو پیسے دیدیے، وہ شخص چلا گیا، اس کے بعد میں نے ان کیلوں کو بھٹی کے اندر گرم کیا، تاکہ اس کو نرم کر کے اس کے ذریعہ ضرورت کے مطابق اوزار بناؤں، لیکن میں نے دیکھا کہ آگ کا اس لوہے پر ذرہ برابر اثر نہیں ہورہا ہے، وہ کیلیں آگ پر گرم کرنے کی وجہ سے آگ کا انگارہ بن گئیں لیکن جب میں اس پر ہتوڑے سے چوٹ مارتا ہوں تو اس پر ذرہ برابر اثر نہیں ہوتا، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا، اس لئے کہ زندگی میں میں نے کبھی ایسا سخت لوہا نہیں دیکھا، چنانچہ میں ان کیلوں کے ذریعہ دوسرے اوزار بنانے سے عاجز آگیا اور میرے پیسے ضائع ہوگئے۔

میں نے دو چار آدمیوں سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ جس نے یہ کیلیں تمہیں فروخت کی ہیں، اس کو واپس کردو، میں نے کہا کہ وہ تو بیچ کر چلا گیا، اب میں اس کو کیسے واپس کروں؟ لوگوں نے کہا کہ ارے وہ شخص بغداد ہی کا رہنے والا ہوگا، تلاش کرو، میں نے اس شخص کو تلاش کرنا شروع کیا، کبھی اس بازار میں تلاش کرتا، کبھی دوسرے بازار میں تلاش کرتا، شاید وہ شخص مجھے مل جائے تو میں اس سے کہوں کہ یہ کیلیں واپس لے جاؤ، یہ میرے کام کی نہیں ہیں اور تم یہ کیلیں کہاں سے لائے تھے؟ چنانچہ ایک دن وہ شخص مجھے ایک دکان پر بیٹھا مل گیا، میں فوراً اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ تم جو کیلیں مجھے فروخت کر کے

www.sukkurvi.com

چلے گئے، اللہ کے بندے! وہ معلوم نہیں کس دنیا کا لوہا ہے، وہ پگھل کر نہیں دیتا ہم کہاں سے لائے تھے؟ تم وہ کیلیں واپس لیلو اور میرے پیسے واپس دو، اور سچ سچ بتاؤ کہ تم وہ کیلیں کہاں سے لائے ہو؟ اس نے کہا کہ تم نے حقیقت پوچھ لی ہے تو میں تم کو بتا دیتا ہوں، ورنہ یہ بتانے کی بات نہیں ہے۔

پھر اس نے تفصیل بتائی کہ میں دراصل چور ہوں اور قبرستان میں مُردوں کی چوری کرتا ہوں جو مجھے کچھ نہیں کہتے، میں زندوں کی چوری نہیں کرتا، اس لئے کہ وہ پکڑ لیتے ہیں، چنانچہ میں قبر کھولتا ہوں اور جو کچھ اس کے اندر ملتا ہے، لے لیتا ہوں اور اپنا کام چلا لیتا ہوں۔ ایک دن میں نے اپنی عادت کے مطابق ایک پرانی قبر کو کھولا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس مُردے کے سر سے لیکر پاؤں تک اس کی ہڈیوں میں لوہے کی یہ بڑی بڑی کیلیں گڑی ہوئی تھیں۔ العیاذ باللہ۔ پہلے پہل تو میں بھی ڈر گیا اور پھر میں نے ان کیلوں کو نکالنے کی کوشش کی اس خیال سے کہ ان کو فروخت کر کے اپنا گزارا کروں گا، چنانچہ میں نے زنبور اور پلاس سے ان کیلوں کو نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن یہ اپنی جگہ سے نہ ہلیں، بالآخر میں نے ایک بڑے پتھر سے اس مُردے کی ایک ایک ہڈی کو چکنا چور کیا، تب یہ نکلیں، اس طرح میں نے یہ کیلیں حاصل کی ہیں۔

یہ درحقیقت اس میت کا عذاب تھا اور یہ عذاب اتنا خوف ناک تھا کہ اس کی ہڈیوں کے اندر لوہے کی کیلیں گاڑی گئی تھیں، قبر کا عذاب اصل تو روح کو ہوتا ہے لیکن ساتھ ساتھ جسم کو بھی ہوتا ہے۔ اور یہ کیلیں دنیا کے لوہے کی نہیں تھیں بلکہ

www.sukkurvi.com

آخرت کے لوہے کی تھیں، اسی وجہ سے دنیا کی آگ نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ یہ ہے قبر کا عذاب جو برحق ہے، اس سے ہم سب کو ڈرنا چاہیے۔

عذاب قبر سے پناہ مانگو

سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عذاب قبر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ انسان کے گناہ انسانوں کو جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں، اگر انسان سچی توبہ نہ کرے اور گناہوں سے باز نہ آئے تو یہ گناہ عذاب قبر میں مبتلا کرنے والے ہیں۔

عذاب قبر نظر آنا ضروری نہیں

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم جب قبر کھولتے ہیں تو ہمیں وہاں کوئی عذاب نظر نہیں آتا۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمیں قبر کا عذاب نظر آنا ضروری نہیں، اس لئے کہ ہماری نظروں کے سامنے پردہ ہے، لہٰذا قبر میں جو عذاب اور ثواب ہوتا ہے، وہ ہمیں نظر نہیں آتا، اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت اور مصلحت ہے، بلکہ اگر کسی شخص کو قبر کے اندر دفن ہی نہ کیا جائے، مثلاً کوئی شخص آگ میں جل کر کوئلہ ہوجائے اور راکھ بن جائے، یا مثلاً ایکسیڈنٹ (Accident) کے نتیجے میں وہ بالکل قیمہ بن جائے یا سمندر میں ڈوب جائے، پھر بھی اس کو عذاب قبر ہوگا۔

عذاب وثواب روح کو ہوتا ہے

وجہ اس کی یہ ہے کہ اصل عذاب روح کو ہوتا ہے اور روح کبھی مُردہ نہیں

www.sukkurvi.com

ہوتی اور فنا نہیں ہوتی بلکہ وہ بدستور باقی رہتی ہے اور اسی کو عذاب ہوتا ہے، البتہ اس عذاب وثواب کا تعلق اس کے جسم کے ساتھ بھی قائم کردیا جاتا ہے، چاہے وہ جسم جہاں کہیں ہو اور جس حالت میں ہو، چاہے اس کے جسم کو جانوروں نے کھالیا ہو یا مچھلیوں نے نگل لیا ہو، وہیں پر اس کو عذاب وثواب کا احساس ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر صورت میں عذاب دینے پر قادر ہیں، اس لئے قبر کے عذاب سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔

گناہوں سے بچنا عذاب قبر سے بچنے کا ذریعہ ہے

اور ہمیں ایسے کاموں کو اختیار کرنا چاہئے جو قبر کے عذاب کو دور کرنے والے ہیں، جن میں سب سے اہم عمل گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہے، جتنا ہم اپنی آنکھوں کو، اپنے کانوں کو، اپنی زبان کو، اپنے دل کو، اپنے اعضاء کو، اپنے ظاہر کو اور اپنے باطن کو گناہوں سے بچانے کی کوشش میں لگیں گے، یہی عذاب قبر سے بچنے کا اور آخرت کی تکالیف سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، ہمارے دین کا اور ہمارے ایمان کا بھی ہم سے یہی مطالبہ ہے کہ ہم گناہوں سے بچیں، ہم اپنے دین کے اس مطالبے کو پورا کریں، اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔

عذاب قبر کا ایک اور واقعہ

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرے پاس میرے ایک دوست ملنے کے لئے آئے، میں نے ان سے کہا کہ ہمارے پڑوس میں ایک شخص کے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے، آؤ اس کی تعزیت کرنے چلیں، اس لئے کہ تعزیت کرنا مسلمان کا حق ہے، چنانچہ ہم دونوں اس پڑوسی کے گھر گئے، ہم نے جاکر اس کی تعزیت کی اور

www.sukkurvi.com

اس کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ تم کو صبر کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ تمہارے بھائی کی مغفرت فرمائے، آمین۔ اور یہ صبر کرنے کا موقع ہے، صبر کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ ہم اس کو تسلی دیتے رہے مگر وہ مسلسل روتا رہا اور اس کو صبر ہی نہیں آرہا تھا بلکہ ہم اس کو جتنی تسلی دیں، وہ اور زیادہ رونا شروع کر دیتا، ہم اس کے اس انداز پر بہت حیران ہوئے اور ہم نے اس سے کہا کہ سب کے بھائی مرا کرتے ہیں، کسی کے ماں باپ مرجاتے ہیں، کسی کی اولاد کا انتقال ہو جاتا ہے، کون سا گھر ہے جس میں کسی کا انتقال نہ ہوا ہو؟ لیکن تمہیں اتنا رونا کیوں آرہا ہے؟

اس پر اس نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ میرے ساتھ واقعہ ہی ایسا پیش آیا ہے کہ اس کے نتیجے میں مجھے کسی طرح صبر نہیں آرہا ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اس پر اس نے بتایا کہ قصہ یہ پیش آیا کہ جس وقت ہم اپنے بھائی کو دفنا کر فارغ ہوئے اور قبرستان سے واپس ہوئے تو ابھی ہم چند قدم ہی چلے تھے کہ قبر کے اندر سے میرے بھائی کے چلانے کی آواز آئی اور چیخنے کی ہائے ہائے کرنے کی آواز آئی، میں اس کی آواز سن کر کانپ گیا اور میں نے کہا کہ یہ میرے بھائی کی آواز ہے، میرے بھائی کو کیا ہو گیا؟ اس وقت سب لوگوں پر خوف طاری ہو گیا اور ایک دوسرے کو خوف سے دیکھنے لگے کہ کیا ماجرا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو اپنے بھائی کی قبر کھولوں گا، لوگوں نے کہا کہ ایسا نہ کرو، جو ہونا تھا وہ ہو گیا، اب واپس چلو، اتنی دیر میں دوبارہ مجھے اپنے بھائی کی چیخ سنائی دی، اس آواز سے یہ اندازہ ہوا کہ اس کو بہت زیادہ

www.sukkurvi.com

تکلیف ہو رہی ہے، میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تو قبر کھول کر دیکھوں گا کہ کیا بات ہے؟ ابھی تو میں نے اس کو صحیح سالم قبر میں رکھا ہے، اس کو کیا ہو گیا، لوگوں نے پھر مجھے منع کیا کہ قبر کھولنا ٹھیک نہیں ہے، جو ہونا تھا وہ ہو گیا، اب وہ جانے اور اللہ تعالیٰ جانے، تم گھر واپس چلو، میں نے کہا کہ میں کیسے جا سکتا ہوں، اتنی دیر میں مجھے تیسری مرتبہ اپنے بھائی کی آواز سنائی دی، بس اس وقت میں دیوانہ وار اپنے بھائی کی قبر کی طرف لپکا اور جلدی جلدی اس کی قبر کی مٹی ہٹائی اور قبر کھولی اور اندر کود گیا، اندر جا کر یہ دیکھا کہ میرے بھائی کے گلے میں انگاروں کا ہار پڑا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے میرا بھائی چیخ رہا ہے اور اس کی تپش اور جلن کی وجہ سے میرا بھائی بے چین اور بے قرار ہے، چنانچہ یہ سوچ کر بے ساختہ میرا ہاتھ آگے بڑھا کہ اس ہار کو دور کر دوں تا کہ میرے بھائی کی تکلیف دور ہو جائے، اب جونہی میرا ہاتھ ان انگاروں کے قریب ہوا تو میرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں جل کر کوئلہ ہو گئیں۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ جیب سے نکال کر دکھایا تو واقعۃً صرف اس کی ہتھیلی باقی تھی اور انگلیاں غائب تھیں۔ اور اس کی وجہ سے میری چیخیں نکل گئیں، پھر میں نے اپنے بھائی کو اسی حالت میں چھوڑا اور قبر سے نکل کر بھاگا، پھر لوگوں نے اس قبر کو دوبارہ بند کر دیا۔

اب ایک طرف تو مجھے اپنے ہاتھ کی سخت تکلیف کا احساس ہو رہا ہے اور اس سے بڑھ کر مجھے بھائی کے عذاب کا خیال آ رہا ہے کہ جس کے گلے میں ان انگاروں کا ہار ہے، اس کا کیا حال ہوگا، اس پر کیا بیت رہی ہوگی، اب مجھے کسی

www.sukkurvi.com

طرح کا سکون اور قرار نہیں آرہا ہے۔ بہر حال! قبر کا عذاب برحق ہے، اس لئے اس عذاب سے بچنے کا انتظام سوچنا چاہئے اور یہ انتظام ہمارے دین میں سو فیصد موجود ہے، اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

صرف اعمال قبر میں انسان کے ساتھ جاتے ہیں

جب انسان دنیا سے مرکر قبر میں جاتا ہے تو تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں، ایک اس کا مال اس کے ساتھ جاتا ہے (پہلے دور میں جب کسی کا انتقال ہو جاتا تھا تو لوگ اس کا مال اس کی قبر تک لے جاتے اور دفنانے کے بعد اس کو واپس لے آتے تھے، مرتب) دوسرے اس کے اہل وعیال اور دوست واحباب اس کو دفنانے کے لئے ساتھ جاتے ہیں اور دفنانے کے بعد واپس آجاتے ہیں، تیسرے اس کے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں اور یہ اعمال اس کے ساتھ قبر کے اندر جاتے ہیں۔

مال بے وفا چیز ہے

یہ مال جس کے حاصل کرنے پر انسان سب سے زیادہ محنت کرتا ہے اور اس پر اپنی جان قربان کرتا ہے، اتنا بے وفا ہے کہ انسان کے مرتے ہی یہ دوسروں کا ہو جاتا ہے اور طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتا ہے اور وارثوں کا ہو جاتا ہے، وہ مال جس کے لئے رات دن ایک کئے، پاپڑ بیلے، بھوکا رہا، راتوں کو جاگا، لیکن وہ مال مرتے ہی دوسروں کا ہو جاتا ہے اور ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا کہ چلو اس کی قبر تک اس کے ساتھ چلا جاؤں۔ اس مال کے بارے میں کسی نے بڑا اچھا شعر کہا ہے کہ :

www.sukkurvi.com

یہ چمن ویراں بھی ہوگا، یہ خبر بلبل کو دو
تاکہ اپنی زندگی کو سوچ کر قرباں کرے

سوچ لو کہ تم اپنی زندگی کو کس پر قربان کر رہے ہو، کس پر اپنی زندگی کے قیمتی لمحات خرچ کر رہے ہو اور ضائع کر رہے ہو، یہ سب کچھ ختم ہونے والا ہے۔

رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو باندازِ بہار آئی ہے

یعنی یہ دنیا کی چمک دمک، عیش وعشرت، آرام وراحت، دنیا کا ساز وسامان، یہ انسان کو دھوکے میں ڈالے ہوئے ہیں اور اس کی خاطر انسان دن رات ایک کر دیتا ہے، لیکن اپنی قبر کو عذاب سے پاک کرنے کا اہتمام نہیں کرتا، عذاب سے بچنے کا انتظام نہیں کرتا، قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ بہار خزاں میں بدلنے والی ہے، موت آتے ہی خزاں سے بدل جائے گی، بعض اوقات زندگی ہی میں خزاں آجاتی ہے، مرنے بعد تو آنی ہی آنی ہے۔ بہر حال! یہ مال بہت بے وفا ہے کہ مرتے ہی وارثوں کا ہو جاتا ہے۔

www.sukkurvi.com

اہل وعیال بھی مرنے کے بعد کام نہیں آتے

دوسرے اس کے دوست واحباب اور اہل وعیال اور عزیز واقارب، یہ تھوڑی دیر کے لئے رو پیٹ لیں گے اور کہیں گے ہائے ابا کا انتقال ہو گیا اور اس پر آنسو بہائیں گے، کوئی اصلی آنسو بہائے گا، کوئی مصنوعی آنسو بہائے گا، لہٰذا کوئی اس دھوکے میں نہ رہے کہ میرے مرنے بعد میرے بچے مجھے یاد رکھیں گے، میرے لئے ایصالِ ثواب کریں گے، ارے تمہیں جو کچھ کرنا ہے اپنی زندگی میں کر کے

چلے جاؤ، آج کل کوئی دوسرے کے لئے کچھ نہیں کرتا الا ماشاء اللہ، کون کس کو یاد رکھتا ہے۔

نیک آدمی کو لوگ ثواب پہنچاتے ہیں

ہاں، اگر کوئی آخرت کی تیاری کرنے والا بندہ ہے اور وہ اس دنیا میں رہ کر زندگی کے مقصد کو پہچانتا ہے، اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فکر میں رہتا ہے، گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتا ہے، بزرگوں سے تعلق رکھتا ہے، اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرتا ہے، تو وہ چونکہ خود بھی اپنی زندگی میں دوسروں کو یاد رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ بھی عطا فرماتے ہیں، جس کے نتیجے میں دوسرے لوگ بھی اس کو مرنے کے بعد یاد رکھتے ہیں۔ جیسے بزرگانِ دین ساری زندگی زندوں اور مُردوں کو ثواب پہنچاتے رہتے ہیں، اور جب ان کا انتقال ہو جاتا ہے تو ان کے متعلقین ان کو یاد رکھتے ہیں، لیکن جو شخص دنیا کمانے میں لگا رہے اور آخرت کو فراموش کر دے اور پھر دوسروں سے یہ توقع رکھے کہ ہمارے مرنے کے بعد لوگ ہمیں ثواب پہنچایا کریں گے، یہ محض خام خیالی ہے۔

گھر والے بھی مرنے کے بعد تعلق ختم کر دیتے ہیں

بہرحال! انسان کے گھر والے بھی اس کے مرنے کے بعد کچھ دیر رو پیٹ لیں گے، اس کے بعد یہ کہیں گے کہ اس کو قبرستان لیجاؤ، چاہے مرنے والے سے کتنی محبت ہو، چاہے اس پر کتنے فدا ہوں اور قربان ہوں، لیکن مرتے ہی اس سے ڈرنا شروع کر دیں گے، جس کمرے میں باپ مرا ہوا ہوگا، اس کمرے میں اس کی بیوی بھی ڈر کے مارے نہیں آئے گی، حالانکہ اس کی وہی دو آنکھیں

www.sukkurvi.com

ہیں، وہی دو کان ہیں، وہی ناک ہے، وہی پیر ہیں، وہی ہاتھ ہیں، وہی زبان ہے، کوئی نئی چیز نہیں ہے، ساری رات وہ مُردہ اس کمرے میں اکیلا پڑا رہے گا، نہ بیوی اس کمرے میں آئے گی اور نہ ہی بچے اس کمرے میں آئیں گے۔ جب ابھی سے اس سے خوف کا یہ حال ہے تو اس کو کون اپنے گھر میں رکھے گا، ہر ایک یہی کہے گا کہ اس کو جلدی سے یہاں سے لے جاؤ اور دفنا دو۔

مرنے والے! عبرت حاصل کر

ارے مرنے والے! تو ان باتوں سے عبرت حاصل کر، تو کیوں اپنے بیوی بچوں میں دل اٹکاتا ہے، تو کیوں ان کی وجہ سے ٹی وی (TV) دیکھتا ہے اور ان کی وجہ سے حرام اور ناجائز کام کر رہا ہے، ان کی وجہ سے حرام کما رہا ہے، ان کی وجہ سے نمازیں چھوڑ رہا ہے، ان کی وجہ سے ناجائز اور خلافِ شرع کام کیوں کر رہا ہے، وہ تو اتنے بھی وفادار نہیں کہ تیرے مرنے کے بعد تجھ سے محبت کریں، وہ تجھ کو ایک دن بھی گھر میں رکھنے کے لئے تیار نہیں، حالانکہ وہ گھر بھی تیرا ہے۔ اس سے عبرت لینی چاہئے۔

دوست احباب بھی مرنے کے بعد کام نہیں آتے

یہی معاملہ دوستوں کا ہے، کتنا بھی گہرا دوست ہو، کتنا ہی گہرا تعلق ہو، لیکن مرتے ہی وہ کہے گا کہ چلو اس کو مٹی دینے میں شرکت کرلیں اور دنیا کی دوستی کی آخری حد اس کو قبر کی مٹی دینے تک ہے کہ چلو فلاں کو مٹی دے آئیں۔ ایک مرتبہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک قبرستان میں جانے کا موقع ملا تو حضرت والا نے قبرستان میں ایک شعر سنایا:

www.sukkurvi.com

زندگی بھر کی محبت کا صلہ یہ دے گئے
دوست اور احباب آ کر مجھ کو مٹی دے گئے

دنیا کے جتنے دوست ہیں جن کی خاطر آدمی جھوٹ سچ ایک کر دیتا ہے، جائز اور ناجائز برابر کر دیتا ہے اور ان کے ساتھ ہنسی مذاق میں نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، یہ سب کام یاروں کا دل خوش کرنے کی خاطر کرتا ہے، لیکن ایسے سب دوست بھی اس کے مرنے کے بعد آخری حق دوستی کا یہی سمجھتے ہیں کہ ہم اس کی قبر کی مٹی میں جا کر شریک ہو جائیں اور تین مٹھی بھر کر اس کی قبر پر ڈال دیں، بس دوستی کا حق ادا ہو گیا، اب تو جانے تیرا کام۔

خلاصہ

بہر حال! انسان کا مال بھی واپس آ جاتا ہے، عزیز و رشتہ دار اور اہل و عیال اور اولاد بھی قبر تک پہنچا کر واپس آ جاتے ہیں، یار دوست بھی قبرستان تک پہنچا کر واپس آ جاتے ہیں، اب آگے مرنے والا جانے اور اس کی قبر جانے۔ اب اگر اس نے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو فراموش کر کے روپیہ کمانے میں اپنے کو کھپایا تھا اور بیوی بچوں میں اپنا دل اٹکایا تھا اور یار دوستوں میں زندگی کو برباد کیا تھا تو قبر میں اترتے ہی اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا، ظلمت ہی ظلمت ہوگی، وحشت ہی وحشت ہوگی، قبر کا عذاب اس کا استقبال کرے گا، اس لئے یہ عبرت کا مقام ہے۔

البتہ اس کا عمل اس کے ساتھ قبر میں جائے گا، اگر نیک اعمال کیے تھے تب تو اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی، لیکن اگر اس نے نیک اعمال

www.sukkurvi.com

نہیں کیے تو اس کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی، پھر جیسے انسان کی بداعمالیاں ہوتی ہیں، ویسے ہی عذاب ہوتا ہے۔

سورۂ ''تبارک الذی'' عذابِ قبر کو دور کرتی ہے

اور سورۂ تبارک الذی کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ یہ قبر کے عذاب روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب کو دور کرنے والی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص قبر کے اندر رکھا جاتا ہے تو اس کے سر کی جانب سے عذاب آتا ہے، میت کا سر اس عذاب سے کہتا ہے کہ خبردار جو تو یہاں سے آگے بڑھا، خبردار جو تم نے اس کو عذاب دینے کی کوشش کی، اس لئے کہ یہ میت ''تبارک الذی'' پڑھنے والے کی ہے، یہاں سے تم کو عذاب دینے کا موقع نہیں مل سکتا، اس لئے پیچھے ہٹ جاؤ۔ وہ عذاب یہ سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور گھوم کر میت کے سینے کی جانب سے آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا سینہ اس عذاب سے کہتا ہے کہ خبردار جو تو یہاں سے آگے بڑھا اور اس کو عذاب دینے کی کوشش کی، تجھے معلوم کہ یہ ''تبارک الذی'' پڑھنے والے کی میت ہے، یہاں سے تجھ کو عذاب دینے کا موقع نہیں مل سکتا، دور ہٹ جا، چنانچہ وہ عذاب دور ہٹ جاتا ہے، پھر وہ عذاب میت کے پیروں کی جانب سے آتا ہے، تاکہ وہاں سے اس کو عذاب دے، تو اس کے پیر کہتے ہیں کہ ادھر مت آنا، خبردار جو تو یہاں سے آگے بڑھا، یہ میت ''تبارک الذی'' پڑھنے والے کی ہے، اس کو عذاب دینے کی کوئی صورت نہیں ہے، دور ہٹ جا، چنانچہ وہ عذاب دور ہٹ جاتا ہے،

www.sukkurvi.com

اب بتایئے اس سے بڑھ کر کیا وضاحت ہو سکتی ہے کہ یہ ''سورۃ تبارک الذی'' کس طرح قبر کے عذاب کو دور کرنے والی ہے اور میت کو قبر کے عذاب سے بچانے والی ہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جس رات میں سورۃ ''تبارک الذی'' پڑھی، وہ رات ثواب کے اعتبار سے عظیم اور مبارک رات ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ ایسی پیاری سورۃ ہے۔

سورۃ ملک زبانی یاد کرلیں

اس لئے ہمیں یہ سورۃ زبانی یاد کرلینی چاہئے اور اگر زبانی یاد نہ ہو تو قرآن شریف میں دیکھ کر پڑھ لینا چاہیے۔ البتہ زبانی یاد ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ انسان آسانی کے ساتھ جب چاہے پڑھ سکتا ہے، کیونکہ ہر جگہ اور ہر وقت قرآن شریف پاس نہیں ہوتا اور اگر قرآن شریف موجود بھی ہو تو وضوء کرنے کا موقع ہو یا نہ ہو، اس لئے زبانی یاد نہ ہونے کی صورت میں کسی روز آدمی اس کو پڑھ لے گا اور کسی دن چھوڑ دے گا، حالانکہ اعمالِ صالحہ جو نفل کے درجے میں ہوں، ان پر مداومت پسندیدہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے جس پر مداومت کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ لہٰذا زبانی یاد ہونے کی صورت میں پابندی سے پڑھنا آسان ہوگا، اس لئے کوشش کریں کہ یہ سورۃ زبانی یاد ہو جائے۔

اس کو یاد کرنے کی ترکیب میں پہلے بھی بتا چکا ہوں، وہ یہ کہ روزانہ ایک آیت یاد کرلیں، کل تیس آیتیں ہیں، ایک مہینے میں انشاء اللہ یہ سورۃ یاد ہو جائے گی۔ بہرحال! جب تک یاد نہ ہو، آپ ناظرہ ہی روزانہ پڑھتے رہیں، لیکن ناغہ نہ کریں، اگر سوتے وقت نہ پڑھ سکیں تو مغرب کے بعد پڑھ لیں یا عصر کے بعد

www.sukkurvi.com

پڑھ لیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ یہ سورۃ ہر مؤمن کے دل میں محفوظ ہو۔ جب ہمارے آقا اس بات کے خواہش مند ہیں تو ہم ان کی اس خواہش پر لبیک کہیں اور اس سورۃ کو زبانی یاد کرلیں اور اس کو روزانہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔

یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی نے ایک قبر کے اوپر خیمہ لگالیا اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے، چنانچہ وہ کسی ایسے شخص کی قبر تھی جو سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ کی تلاوت کررہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے سورۃ پوری ختم کرلی (اور یہ صحابی سنتے رہے، جب یہ ختم ہوگئی تو) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اپنا خیمہ قبر کے اوپر لگایا تھا مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کوئی قبر ہے، چنانچہ وہ ایسے شخص کی قبر تھی جو سُوْرَۃُ الْمُلْکُ کی تلاوت کررہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورۃ پڑھ کر ختم کردی (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورۃ (عذاب) کو روکنے والی ہے اور یہ مُنْجِیَۃ ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔

(رواہ الترمذی)

www.sukkurvi.com

عذابِ قبر دور ہونے کا واقعہ

اسی طرح کا ایک واقعہ "نزھۃ البساتین" میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک میت کے ساتھ قبرستان گیا، جب میت کو دفنا کر فارغ ہوئے اور واپس ہونے لگے تو اچانک ایک قبر سے دھماکہ کی آواز سنائی دی، سب لوگ ڈر گئے اور خوف کی وجہ سے سب کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا، ابھی سب لوگ خوف کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ قبر پھٹ گئی اور قبر میں سے ایک کالا کتا باہر نکلا، ان بزرگ نے اس کتے سے پوچھا کہ کمبخت تو کون ہے اور یہاں کیا کرنے آیا تھا اور کہاں سے آیا؟ اور یہ دھماکے کی آواز کس کی تھی؟ اس کتے نے جواب دیا کہ میں اس میت کی بداعمالیاں اور گناہ ہوں، مرتے ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شکل دیدی جو تم دیکھ رہے ہو اور میں اس کو قبر میں عذاب دینے آیا تھا، جیسے ہی میں عذاب دینے کے لیے اندر داخل ہوا تو اتنے میں سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ تبارک الذی قبر کے اندر آ گئیں اور انہوں نے کہا کہ خبردار! جو تو نے اس کو ہاتھ لگایا، ہم تجھے اس کو عذاب دینے نہیں دیں گے، کیونکہ یہ زندگی میں ہماری تلاوت کرتا تھا، ان کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا، چنانچہ جب میں نے عذاب دینے کی کوشش کی تو انہوں نے وہ گرز مجھے زور سے مارا، وہ آواز اسی گرز کی تھی، اور اتنے زور سے وہ گرز مارا کہ میرے لئے قبر سے نکل کر بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا اور مجھے اپنی جان بچانے کی فکر ہو گئی۔

سورۂ ملک پڑھنے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بھی کرے

پھر ان بزرگ نے اپنا یہ واقعہ دوسرے ایک بزرگ کو سنایا تو دوسرے بزرگ

www.sukkurvi.com

نے جو بات ارشاد فرمائی، وہ یاد رکھنے کی بات ہے، فرمایا: یاد رکھو کہ اس مرنے والے کے گناہ مغلوب تھے اور نیکیاں غالب تھیں اور ان نیکیوں میں سرِ فہرست سورۂ یٰسین اور سورۂ تبارک الذی کی تلاوت تھی، تب وہ عذابِ قبر سے بچ گیا، لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا کہ اس کے گناہ غالب اور زیادہ ہوتے اور نیکیاں مغلوب اور کم ہوتیں تو پھر اس کو عذابِ قبر سے کوئی چیز نہ بچاتی، اس کو قبر کا عذاب ہو جاتا، چاہے وہ یٰسین شریف اور سورۂ تبارک الذی کی تلاوت کرتا ہوتا۔ اس لئے کہ واقعی سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ تبارک الذی کی یہ فضیلت اپنی جگہ برحق ہے کہ وہ عذابِ قبر سے بچاتی ہیں، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دوسرے گناہوں سے بھی بچتا ہو، یہ نہیں کہ آدمی کو جب پتہ چل گیا کہ یہ سورتیں عذابِ قبر سے بچانے والی ہیں تو اب یہ ان سورتوں کی تلاوت کرتا رہے اور گناہوں پر جری ہو جائے اور دن رات گناہوں میں غرق ہو جائے۔

بہر حال! جیسے سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ تبارک الذی کی فضیلت برحق ہے، اور دوسرے نیک اعمال کا ثواب برحق ہے، اسی طرح گناہوں کا عذاب بھی برحق ہے، جھوٹ بولنے کا یہ عذاب ہے، غیبت کرنے پر یہ عذاب ہے، رشوت لینے کا یہ عذاب ہے، فلاں گناہ کا یہ عذاب ہے، یہ سب بھی برحق ہے، لہٰذا اگر تم نے دونوں کام کئے، نیک اعمال بھی کئے اور گناہ بھی کئے، تو پھر وہاں حساب وکتاب ہوگا، پھر حساب وکتاب کے اعتبار سے اگر تمہارے گناہ زیادہ وزنی ہوئے اور تمہاری طرف سے ان گناہوں پر توبہ بھی نہ ہوئی تو پھر قبر کا عذاب بھی

www.sukkurvi.com

ہوگا اور دوزخ کا عذاب بھی ہوسکتا ہے، پہلے سزا ملے گی اور پھر نیکیوں کی وجہ سے جنت ملے گی، اور اگر کسی شخص نے گناہ بالکل نہیں کیے یا کم کیے اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا تو اللہ کے فضل سے وہ شخص عذاب سے بچ جائے گا، اب چاہے اللہ کا وہ فضل سورۃ تبارک الذی کی وجہ سے ہو، یٰسین شریف کی وجہ سے ہو یا کسی اور نیک عمل کی وجہ سے ہو، اس لئے کوئی شخص ان اعمال کے فضائل سن کر دھوکے میں نہ رہے کہ صرف یہ سورتیں پڑھتا رہوں اور سب گناہ بھی کرتا رہوں، یہ نفس و شیطان کا دھوکہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

نجات کا راستہ

البتہ یہ کریں کہ نیکیاں بھی کریں اور گناہوں سے بھی بچیں اور غلطی ہوجائے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہیں تو یہ نجات کا راستہ ہے، اس لئے ہمیں اپنے معمولات میں صبح کے وقت ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف پڑھنی چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ شام کو بھی ایک مرتبہ پڑھ لیں اور سونے سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ تبارک الذی پڑھنی چاہئے اور گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کرنا چاہیے اور اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل خاص اور کرم خاص فرمائے اور دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرمائے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

www.suikurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل سورۃ ملک

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

سورۃ ملک بڑی مبارک سورۃ ہے، احادیث میں اس کا بڑا اجر وثواب بیان کیا گیا ہے، چنانچہ اس کے پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا اس کی برکت سے قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے، اس لئے ہر مسلمان مرد وعورت کو روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس سورۃ کے پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے، خواہ دیکھ کر پڑھیں یا زبانی دونوں طرح درست ہے، اللہ پاک توفیقِ عمل عطا فرمائے، آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک (سورۃ) الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃ اور (سورۃ) تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے۔

(رواہ الترمذی)

www.sukkurvi.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ یہ (سورۃ) ہر مؤمن کے دل میں ہو (زبانی یاد ہو) یعنی سورۂ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ۔

(رواہ الحاکم وقال ھذا اسنادہ عند الیمانین صحیح)

بخشش کا ذریعہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) کی ایک سورۃ ہے جس کی تیس آیات ہیں، وہ (اپنے پڑھنے والے) آدمی کے لئے (ایسی) سفارش کرے گی، کہ اس کی بخشش کردی جائے گی (وہ سورۂ) تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ (ہے)۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی تم سے پہلے لوگوں میں سے تھا، وہ فوت ہوا، اس کے پاس (سورۂ) تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ کے سوا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ نہ تھا، اسے جب قبر میں دفن کیا گیا تو اس کے پاس فرشتہ آیا، تو سورۂ (ملک) اس (میت) کے چہرے پر پھیل گئی، اس (فرشتے) نے اس (سورۃ) سے کہا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے اور میں تجھے ہٹانا نہیں چاہتا، اور نہ ہی میں تیرے اور نہ اس (میت) کے اور نہ

www.sukkurvi.com

ہی اپنے نفس کے نفع ونقصان کا مالک ہوں، تو اگر اس (میت) کے ساتھ اس (خیر) کا ارادہ کرچکی ہے تو تُو پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس کے لئے سفارش کر، وہ سورۃ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے میرے پروردگار! بیشک فلاں آدمی (میت مذکورہ) نے تیری کتاب میں سے میرا انتخاب کیا، چنانچہ اس نے مجھے سیکھا اور میری تلاوت کی، کیا آپ اسے آگ سے جلانے والے ہیں اور اسے عذاب دینے والے ہیں حالانکہ میں اس کے اندر ہوں؟ اگر آپ ایسا کرنے والے ہیں (یعنی اسے جلانے اور عذاب دینے والے ہیں) تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو ناراض ہوگئی ہے، اس سورۃ نے عرض کیا کہ مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں ناراض ہوں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تو جا! وہ آدمی میں نے تجھے دیا اور میں نے اس کے حق میں تیری سفارش قبول کرلی۔

پھر اس سورۃ نے کہا کہ خوش آمدید اس منہ کو جس نے میری تلاوت کی اور کہا کہ خوش آمدید اس سینے کو جس نے مجھے محفوظ کیا اور خوش آمدید ان دونوں قدموں کو جنہوں نے میرے ساتھ قیام کیا اور وہ سورۃ اس کو اس کی قبر میں مانوس کرتی ہے تاکہ اس کو وحشت نہ ہو۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو ہر چھوٹے بڑے، آزاد غلام نے یہ سورۃ سیکھ لی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sukkurvi.com

نے اس کا نام مُنْجِيَةُ (نجات دینے والی) رکھا۔

(رواہ ابن عساکر بسند ضعیف)

عذاب قبر سے بچانے والی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی حدیث تحفہ میں نہ دوں جس سے تو خوش ہو جائے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آپ سورۂ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھیں اور یہ (سورۃ) آپ اپنے گھر والوں، اپنے تمام بچوں اور ہمسایوں کو سکھائیں، اس لئے کہ یہ (سورۂ ملک) عذاب قبر سے بچانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں جھگڑا کرنے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کے لئے جہنم کے عذاب سے نجات کا مطالبہ کرے گی اور اس کا پڑھنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ پھر فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ (سورۃ) میری امت کے ہر آدمی کے دل میں ہو۔ (رواہ الطبرانی و الحاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی صحابی نے ایک قبر کے اوپر خیمہ لگا لیا اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے، چنانچہ وہ کسی ایسے شخص کی قبر تھی جو سورۂ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ کی تلاوت کر رہے تھے، یہاں تک کہ انہوں

www.sukkurvi.com

نے سورۃ پوری ختم کرلی (اور یہ صحابی سنتے رہے، جب یہ ختم ہوگئی تو) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اپنا خیمہ قبر کے اوپر لگایا تھا، مجھے علم نہیں تھا کہ یہ کوئی قبر ہے، چنانچہ وہ ایسے شخص کی قبر تھی جو سورۃ اَلْمُلْکُ کی تلاوت کر رہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورۃ پڑھ کر ختم کردی (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورۃ (عذاب) کو روکنے والی ہے اور یہ مُنْجِیَۃ ہے یعنی عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ آدمی کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو (عذاب کے فرشتے) اس کے دونوں پاؤں کی طرف سے آتے ہیں، یہ پاؤں کہتے ہیں کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ یہ شخص سورۃ اَلْمُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سینے یا بعض نے کہا کہ پیٹ کی جانب سے آتے ہیں تو وہ (سینہ یا پیٹ) کہتا ہے کہ تمہارے لئے میری طرف سے بھی آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ شخص سورۃ اَلْمُلک کی تلاوت کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی جانب سے آتے ہیں تو سر کہتا ہے کہ تمہارے لئے میری طرف سے بھی آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ یہ شخص سورۃ اَلْمُلک پڑھتا تھا، چنانچہ یہ سورۃ مانع ہے، عذابِ قبر کو روکنے والی ہے، اور یہ سورۃ تورات میں بھی ہے، جو شخص اس کو رات میں پڑھے گا وہ

www.sukkurvi.com

ثواب کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو جائے گا اور پاکیزگی کے اعتبار سے بہت بہترین ہوگا۔ (رواہ الحاکم)

سورۂ ملک کا ثواب

حضرت ابو قرصافہ جندرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو شرفِ صحابیت حاصل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹوپی اوڑھائی تھی، لوگ ان کے پاس آتے تھے، آپ ان کے لئے دعا کرتے اور برکت کی دعا فرماتے، چنانچہ ان میں حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے روم کے علاقے میں مصروفِ جہاد تھے، حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح سحری کے وقت عسقلان سے اپنے بیٹے کو بلند آواز سے پکارتے، اے قرصافہ! نماز (پڑھ) اور جناب قرصافہ روم کے علاقے سے جواب دیتے، جی ابا جان! جناب قرصافہ کے ساتھیوں نے کہا: تیرا ناس ہو تو کس کو آواز دیتا ہے؟ جناب قرصافہ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! میرے والد مجھے نماز کے لئے جگاتے ہیں۔ حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے بستر پر پہنچ کر سورۂ تَبَارَكَ الَّذِیْ پڑھے پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ اَنْزَلْتَهَا

فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ
مِنِّیْ تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا

چار مرتبہ (پڑھے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو فرشتے مقرر فرماتے ہیں، وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اس کا یہ (سلام) آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری طرف سے فلاں بن فلاں (یعنی سلام بھیجنے والے کو) سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(طبقات المحدثین باصبہان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص عشاء (کی نماز) کے بعد چار رکعات پڑھے، پہلی دو رکعتوں میں (سورۃ) قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور دوسری دو رکعتوں میں (سورۃ) الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَة اور (سورۃ) تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ پڑھے تو اس کے لئے لیلۃ القدر میں چار رکعات (پڑھنے) کی طرح (ثواب کے اعتبار سے) لکھی جائیں گی (یعنی جتنا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے پر ملتا ہے، اتنا ہی ثواب اس طرح چار رکعات پڑھنے سے حاصل ہوگا۔

(ذکر الهیثمی فی المجمع)

www.sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

کی مطبوعات ایک نظر میں

اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۲۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت
فقہی رسائل مکمل	تراویح کے اہم مسائل
ٹی وی اور عذاب قبر	رمضان المبارک کا آخری دن
چھ گناہ گار عورتیں	ہمارے تین گناہ
مروجہ قرآن خوانی	نماز فجر میں کوتاہی
نماز کی بعض اہم کوتاہیاں	نماز میں دل کی حفاظت کیجئے
تقسیم وراثت کی اہمیت	حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
حج فرض میں جلدی کیجئے	آیۃ الکرسی جان ومال کی حفاظت کا نسخہ
طلاق کے نقصانات	خواتین کا پردہ
بدشگونیاں۔ بدفالیاں	سچ بولنے کے فوائد

www.sukkurvi.com